کروشین وفد سے ملاقات

سب سے پہلے کروشین وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ کروشیا سے نو افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہمانوں کا تعارف حاصل کیا۔

ایک نوجوان نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں نے اپنا ماسٹرز مکمل کیا ہے۔ میں تین سال قبل بھی جلسہ یوکے پر آیا تھا۔ امسال یہاں آیا ہوں۔ میں نے حضور انور کے تمام خطابات سنے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھایا ہے اور میں نے ان سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔

ایک بچی نے بتایا کہ میں ہسٹری کی طالبعلم ہوں اور ایک بچی نے عرض کیا کہ وہ اپنی ڈگری ایگریکلچر میں پلانٹ سائنس میں کر رہی ہے۔

ایک مہمان نے سوال کیا کہ احمدی ہونے والے زیادہ تر ایشیائی اور افریقن ممالک میں ہیں، یورپین ممالک میں یہ تعداد بہت کم ہے، اس کی آپ وضاحت کریں گے ایسا کیوں ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اس کا مطلب ہے کہ یورپین لوگ زیادہ مادہ پرست ہیں۔ اگرچہ وہ مذہب کو پڑھتے ہیں، دلچسپی بھی لیتے ہیں، پسند بھی کرتے ہیں، مذہب کے پیغام کو پسند بھی کرتے ہیں لیکن ان کی ترجیحات مختلف ہیں اور وہ مذہبی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دینا چاہتے۔ یہ انبیاء کی تاریخ ہے کہ عموماً وہ لوگ جو انبیاء پر ایمان لاتے ہیں وہ غریب لوگوں میں سے ہوتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا زیادہ خوف رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ ایک وجہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود کافی تعداد میں پڑھے لکھے، اچھی حیثیت کے لوگوں نے بھی احمدیت قبول کی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ کم ترقی یافتہ ممالک میں جب انشاء اللہ اکثریت احمدیت قبول کر لے گی تو پھر ترقی یافتہ ممالک کو بھی مذہب کی اہمیت کا احساس ہوگا۔ عیسائیوں کی اکثریت کو جو پختہ ایمان آج سے 20 سال قبل عیسائیت پر تھا آج وہ نہیں ہے یا نئی نسل کو عیسائیت پر وہ ایمان نہیں ہے جو ان کے والدین کو تھا۔ یہ صرف اسلام کی بات نہیں ہے بلکہ لوگ اپنی مادہ پرستی کی وجہ سے مذہب اور اس کی تعلیمات سے دور جا رہے ہیں۔

ایک خاتون مہمان نے سوال کیا کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا مرد و عورت دونوں کے لئے مشکل ہے، خاص طور پر یورپین معاشرہ میں، میں نے آپ کی تقاریر سنی ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی احمدیت میں داخل ہو جائے اپنی پرانی حالت پر قائم رہتے ہوئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یورپ میں لوگ احمدیت قبول نہیں کر رہے، کر رہے ہیں کچھ تعداد میں وہ جو مذہب کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور ان کی ترجیحات دوسروں سے مختلف ہیں لیکن ابھی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہے۔

اسلام میں کیا مشکل ہے؟ اسلام یہی کہتا ہے کہ پانچ دفعہ دن میں نماز پڑھو، یہی آپ کے لئے سب سے مشکل چیز ہے۔ لیکن اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ اگر آپ مصروف ہیں اپنے کام کی جگہ پر اور آپ کو نماز پڑھنے کی جگہ میسر نہیں ہے تو آپ دو نمازیں جمع کر کے ادا کر لیں۔ اسی طرح سردیوں میں جب نمازوں کے دوران وقت کم رہ جاتا ہے تو آپ نمازیں جمع کر سکتے ہیں اور جب دن بہت لمبے ہو جاتے ہیں اور راتیں بہت چھوٹی تو پھر بھی آپ شام کی نمازیں جمع کر کے ادا کر سکتے ہیں۔

اب دوسری بات آپ کا لباس ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام میں لباس کی تعلیم پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ خاص طور پر عورتوں کے لئے کہ اپنا سر ڈھانک کر رکھو اور لمبے کوٹ پہنو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ آپ ہمیشہ لمبے کوٹ پہن کر رکھو، اسلام صرف یہ کہتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو اور اپنے سینے کو ڈھانکو۔ اپنے سر ڈھانک کر رکھو تا کہ آپ دوسروں سے ممتاز نظر آؤ اور لوگوں کو پتا ہو کہ آپ کا حیاء کا معیار بہت اعلیٰ ہے اور اگر کسی مرد کے ذہن میں کوئی برا خیال ہو تو وہ اس خیال کو نکال دے۔ اس تعلیم کے پیچھے ایک فلاسفی ہے۔ میرے نزدیک حیاء عورت کا خزانہ ہے اور تمام مذاہب میں حیاء کو اہمیت دی گئی ہے۔ اسی لئے عیسائی راہبائیں لمبا ڈھانکنے والا لباس پہنتی ہیں تا کہ وہ دوسری عورتوں سے ممتاز نظر آئیں اور پتا چل جائے کہ وہ زیادہ مذہبی خیال کی حامل ہیں۔ یہ مذہب ہی ہے جو انہیں بتاتا ہے کہ اپنا سر ڈھانک کر رکھو اور لمبا کوٹ پہنو اور اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھو۔ مذہبی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ ابتداء سے ہی حیاء کو عورتوں کے تعلق میں فوقیت دی گئی ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں خود یہ چاہتی ہیں کہ ان کی حیاء کی عزت قائم رکھی جائے۔ کیا آپ یہ نہیں چاہتی؟ ہاں جس ماحول میں آپ پروان چڑھی ہیں شاید آپ کو اس کا احساس نہ ہو کہ مناسب لباس اور حیاء کی اہمیت کیا ہے لیکن بعض اوقات آپ اپنے اندر سے محسوس کرتی ہیں جب آپ بہت سے مردوں میں اکیلی ہوں کہ آپ محفوظ نہیں ہیں۔ میں نے بہت سی خواتین سے بات کی ہے، ان میں سے بہت سی غیر مسلم اور یورپین بھی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ جب وہ بہت سے مردوں میں ہوتی ہیں تو وہ شرمندگی محسوس کرتی ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے اندر کوئی چیز ایسی ہے جو آپ کو محسوس کرواتی ہے کہ آپ ان میں عجیب یا مختلف ہیں۔

ایک اور مہمان نے سوال کیا کہ مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ ابتداء میں ان کے ماننے والوں پر ظلم و ستم ہوا جیسا کہ احمدیہ جماعت کے ماننے والوں پر آجکل ہو رہا ہے، لیکن جب ان پر ظلم ختم ہوا اور وہ غالب آگئے تو انہوں نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا اور دوسروں پر ظلم و ستم شروع کر دیا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ پر ظلم و زیادتی ختم ہو جائے گی تو پھر اس کے بعد آپ کا عمل کیا ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب انبیاء آئے تو وہ ایک خاص قوم یا علاقہ کے لئے آئے، حتیٰ کہ یسوع مسیح بھی صرف بنی اسرائیل کے لئے آئے۔ لیکن اسلام یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ ایک عالمگیر مذہب ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا، اس کے بعد اب کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔ اگرچہ رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانے کے بعد مسلمان صحیح اسلامی تعلیم سے دور جا پڑیں گے اور پھر چودھویں صدی میں امام مہدی اور مسیح موعود تشریف لائیں گے، جن پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ وہ پھر اسلام کی اصل تعلیمات کا احیاء فرمائیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اب جبکہ تعلیمات مکمل اور جامع ہیں اور مزید کوئی تعلیمات نہیں آئیں گی تو پھر اب تعلیم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی چاہے احمدیت یعنی حقیقی اسلام ساری دنیا میں کیوں نہ پھیل جائے۔ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات پولوس کی محرف شدہ تعلیمات سے بالکل مختلف تھیں، تین صدیوں تک عیسائی ایک خدا کو مانتے رہے، اسی لئے اصحاب کہف نے اپنی زندگیاں غاروں میں گزاریں۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ وہ باہر آتے تھے اور ظلم و ستم سے بچنے کے لئے پھر غاروں میں چلے جاتے تھے۔ لیکن جب بادشاہ ایمان لے آیا تو آہستہ آہستہ ظلم و ستم ختم ہو گیا لیکن عیسائیت کی تعلیم میں تحریف و تبدل ہوتا گیا اور عیسائیت کی اصل تعلیمات پر عمل کرنے والوں کی تعداد میں کمی ہوتی چلی گئی۔ آجکل کی عیسائیت ہرگز وہ عیسائیت نہیں ہے جو حضرت عیسیٰؑ نے پیش کی تھی بلکہ وہ پولوس کی محرف شدہ تعلیم ہے۔ ابھی بھی بائبل میں کچھ آیات ہیں وہ پڑھیں، یسوع مسیح نے کبھی خدا یا اس کا بیٹا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا لیکن آجکل کے عیسائی ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ قصہ مختصر عیسائیت کی اصل تعلیم تحریف و تبدل کا شکار ہو چکی ہے۔ جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے تو ہمارا ایمان ہے کہ چونکہ تعلیم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اس لئے مذہب میں کسی نئی تعلیم کے آنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے۔ اگر ہم قرآن مجید کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا رہیں گے جس کا حرف حرف غیر مبدل اور وہی ہے جو رسول کریم ﷺ پر 1400 سال قبل اترا تھا اور کتابی شکل میں محفوظ کرنے کے علاوہ ہزاروں لاکھوں لوگوں نے اسے حفظ کیا ہے۔ جب یہ محفوظ ہے تو اس کی تعلیم میں بھی کسی تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی ہوئی بھی تو اس کے متن میں نہیں ہو سکتی البتہ اس پر عمل کرنے میں ہو سکتی ہے جیسا کہ آجکل عام مسلمان اس کی اصل تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسی لئے ان سے تمام مظالم اور فساد برپا ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ اس سے ظلم نہیں ہوگا؟

ایک مہمان David Bernadic جو کہ ممبر پارلیمنٹ ہیں، انہوں نے بتایا: جو محبت اور امن کا ماحول جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے دوران ملتا ہے اس کا سہرا جماعت کے سربراہ خلیفۃ المسیح کو جاتا ہے جو دنیا بھر میں امن اور محبت کا پرچار کرتے ہیں۔ دنیا جن خطرات سے اس وقت دوچار ہے اس کا حل یہی ہے کہ سربراہ احمدیہ جماعت کی نصائح کا اور مشوروں کا سنجیدہ تجزیہ کیا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔ ان پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی دنیا کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

ایک مہمان Ivan صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح نے اپنے خطابات میں دنیا کو بچانے اور امن کے قیام کے لئے جو توجہ دلائی ہے وہ قابل تحسین ہے اور دنیا کے مسائل کا حل انہی امور سے ہوگا جو خلیفۃ المسیح نے بیان کئے ہیں۔ اس کے مطابق آج کی دنیا مادہ پرست رویہ دور کر دے اور سنجیدگی سے خدا کی عبادت اور انسانی ہمدردی اپنا لے تو دنیا کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

Ivana صاحبہ کے مطابق جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ اور اعلیٰ تھے تاہم انہوں نے Translation میں استعمال ہونے والی Devices کو بہتر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ایک مہمان خاتون Tina صاحبہ نے کہا: جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین کے حقوق اور ان پر حضرت محمد ﷺ کے احسانات کے بارہ میں جو خلیفۃ المسیح کا خطاب تھا اس نے ان پر اسلام میں عورت کے بارہ میں بہت عمدہ اثرات مرتب کئے ہیں اور اب وہ کہہ سکتی ہیں کہ عورت کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خواتین کے جلسہ سے خطاب پر بھی وہ بہت خوش تھیں اور حیران تھیں کہ اسلام نے کتنی عمدگی سے عورت کے ساتھ مساوات قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور کتنی عمدگی سے عورت اور مرد کے حقوق کی وضاحت کی ہے۔ حضور انور کے اس خطاب کو سننے کے بعد اس موضوع کے بارہ میں ان

کے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

ایک مہمان خاتون Ana صاحبہ نے بتایا: وہ بدھ اور ہندو مذاہب سے بہت متاثر ہیں لیکن جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد احمدیت کے بارہ میں سنجیدگی سے مطالعہ شروع کر رہی ہیں۔ اس کے مطابق جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد ان پر حقیقی اسلام کی تصویر بہت بہتر رنگ میں ابھری ہے اور وہ اپنے اس مطالعہ کو اب وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

کروشین وفد سے یہ ملاقات آٹھ بجکر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔

لتھو ینیا اور لاٹو یا کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد لتھو ینیا (Lithuania) اور لاٹویا (Latvia) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

لتھو ینیا سے آنے والے ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں دوسری دفعہ آیا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بغیر کسی حکومتی مدد کے جلسہ کے سارے انتظامات ہوئے ہیں۔ مہمان نے عرض کیا کہ بہت بڑی تعداد تھی۔ گزشتہ سال سے زیادہ تھی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆......ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور جلسہ کے انتظامات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ ایک سوال پر کہ جاپان میں ہمارا کیا پروگرام، پلان ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا، جاپان میں احمدیوں کی ایک تعداد ہے۔ وہ احمدیت کو سمجھتے ہیں اور ہمارے سسٹم اور نظام میں شامل ہیں اور باقاعدہ جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔

☆......ایک خاتون مہمان نے عرض کیا کہ میں دوسری دفعہ آئی ہوں، انٹرنیشنل ریلیشن میں ہوں۔ یہاں مختلف کلچر کے لوگ تھے۔ سب مل جل کر رہتے تھے۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ اس بات نے بہت متاثر کیا ہے۔

☆......ایک مہمان خاتون نے عرض کیا میں ایک کمپنی میں کام کرتی ہوں اور پہلی دفعہ آئی ہوں۔ یہاں بہت سی مسلمان عورتوں کو دیکھا ہے۔ مختلف علاقوں اور کلچر کے لوگ تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنے زیادہ کام کے باوجود آپ نے کوئی احمدی خاتون Depress نہیں دیکھی ہوگی۔

☆......ایک شخص نے عرض کیا کہ میری بڑی خواہش تھی کہ کسی ایسے شخص سے ملاقات ہو جو مذہب کو سمجھتا ہو اور میری اچھے طریق سے راہنمائی کرے۔ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حضور کے خطابات سے مجھے سارے سوالوں کے جواب مل گئے ہیں۔

لتھو ینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون ماریہ کومیاگو (Marija Komiago) جو Legal Accountancy Services میں پروجیکٹ مینیجر ہیں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

"جلسے میں شامل ہونا میری زندگی کا ایک بہت اچھا تجربہ ہے۔ کام کے حوالے سے اکثر پاکستان، ایران، عراق اور دبئی کے لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ جو اسلام کو ماننے والے ہیں۔ مجھے میرے دوست اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کے ماننے والے ہیں اور اسلام دہشتگردی کا مذہب ہے۔ لیکن جلسے میں شمولیت کے بعد میں یہ ماننے پر مجبور ہوں کہ مسلمان لوگ بہت اچھے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں۔ مجھے ان دنوں کے دوران یوں محسوس ہوا جیسے میں اپنے ہی گھر میں رہ رہی ہوں۔ اس لئے میں واپس جا کر اپنے دوستوں کی مسلمانوں کے بارے میں رائے کو تبدیل کروں گی"۔

☆......**لتھو ینیا سے آنے والے ایک مہمان تھامس چیپائٹس (Thomas Cepaitis) جو لیتھو ینیا میں ایک علاقہ Uzhupis کے وزیر خارجہ ہیں کہتے ہیں:**

یہ ایک عظیم جلسہ ہے اور اس جلسے نے اسلام کے بارے میں میرے تصورات کو ہمیشہ کے لئے بدل کر رکھ دیا ہے۔ مجھے اس سے قبل جماعت کا زیادہ تعارف نہیں تھا۔ جماعت کے لوگ بہت ہی مہمان نواز ہیں اور محبت کرنے والے ہیں۔ نمائش میں مختلف لوگوں کے ہاتھوں سے قرآن مجید لکھنے کا Idea بہت اچھا لگا۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کو اکٹھا رہتے ہوئے دیکھ کر بھی بہت اچھا لگا۔ امام جماعت احمدیہ بہت عظیم انسان ہیں اور ان سے ملنا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ امام جماعت احمدیہ کو نماز پڑھاتے دیکھنا بہت اچھا لگا۔ نماز ایک زندہ عبادت ہے۔ عیسائیت کو بھی امام جماعت احمدیہ سے یہ باتیں سیکھنی چاہئیں۔

☆......**لتھو ینیا سے آنے والے ایک مہمان زِل وینس یوزولےنس (Zilvinas Juzulenas) کہتے ہیں:**

"جلسے کے ماحول نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ آپ کی جماعت کے لوگ بہت کھلے دل کے مالک ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ میری دوسری فیملی ہے۔ جلسے میں شمولیت سے قبل میں اسلام کو بُرا مذہب تصور کرتا تھا لیکن اب میں واپس جا کر لوگوں کو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کروں گا۔ اس جلسے میں شمولیت سے میرے اسلام کے بارے میں غلط تصورات کی اصلاح ہوئی ہے۔

امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کرنے سے ایک قسم کی خاص روحانیت کا احساس ہوا۔ میرے لئے یہ بہت خوش نصیبی کی بات ہے کہ مجھے ان سے مصافحہ کا شرف ملا جس کے لئے ہر احمدی کے دل میں تڑپ ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے مصافحہ کیا ہے مجھے ایک خاص روحانیت ملی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ لمس کا احساس ہمیشہ ساتھ رہے اور یہ ہاتھ میں کبھی نہ دھوؤں۔ پھر کہتے ہیں کہ جلسہ میں جو مہمان ہیں وہی میزبان بھی ہیں اور ہر وقت مسکراتے چہروں سے ایک دوسرے کی مدد کرتے نظر آتے ہیں"۔

☆......**لتھو ینیا سے آنے والے ایک مہمان خاتون گابیا تاراپووسکیتے (Babia Tarapovskyte) جو کہ Lithuania کی Veterinary Science Programme of Student ہیں، اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں۔**

میرے ملک لتھو ینیا میں ایک کہاوت ہے کہ 'ہمیشہ سیکھو، سیکھو اور ایک مرتبہ اور سیکھو'۔ میں نے ان دنوں میں اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اندازہ ہوا ہے کہ اسلام حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیتا ہے۔ میں واپس جا کر بھی اسلام احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں گی۔ نیز میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اس جلسہ کے بعد سب سے بڑھ کر یہ کہ میں اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی محسوس کر رہی ہوں، میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں اور میں امید کرتی ہوں کہ میں دوبارہ بھی اس جلسے میں آؤں گی۔"

☆......**لتھو ینیا سے آنے والے ایک مہمان دے مانتے ولسنسکائیتے (Deimante Vilcinskaite) جو کہ ایک کالج میں International Relations کے نگران ہیں کہتے ہیں:**

"امام جماعت احمدیہ کی تقاریر نے اسلام کے متعلق بہت آگاہی دی اور اسلام کے بارے میں معلومات نے میری سوچوں کو بہت وسعت دی ہے۔ میں اس بات پر آپ کا بے حد شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے بڑی گرمجوشی سے ہمیں خوش آمدید کہا اور مہمان ہونے کی صورت میں ہمیں بہت زیادہ عزت دی۔"

☆......**لتھو ینیا سے آنے والے ایک مہمان شارونس باداؤسکس (Sarunas Badauskas) جو کہ ایک لاءفرم کے مینیجر ہیں، کہتے ہیں:**

"میں دوسری مرتبہ یہاں آیا ہوں اور یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں یہ جلسہ بہت وسیع اور بہت متاثر کن ہے۔ پہلے کی طرح اب بھی بہت اچھا محسوس کر رہا ہوں۔ دوسرے لوگوں کے مذہب اور تہذیب کو جاننا میرے لئے ایک اچھا تجربہ ہے اور میں جلسے میں شرکت کی دعوت پر امام جماعت احمدیہ کا بہت شکرگزار ہوں۔"

☆......**ملک Latvia سے آنے والے ایک وکیل اینڈریو ڈاسینکو (Andrew Dacenko) اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقع ملا۔ مجھے جماعت کے لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ کے امام بہت ہی شفقت کرنے والے اور عظیم انسان ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شرکت نے مجھے اس بات پر بھی غور کرنے کا موقع دیا کہ یورپ میں اسلام کی کیا اہمیت ہے۔ تمام تقاریر معلومات سے بھرپور تھی۔ اسلام کے بارے میں کم علمی کی وجہ سے تقاریر کو مکمل طور پر تو نہ سمجھ سکا لیکن ان تین دنوں میں مجھے احمدیہ جماعت کے بارے میں بہت کچھ سمجھنے کا موقع ملا اور میں جلسہ کے ماحول سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی لوگ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے Latvia سے آئیں گے۔"

☆......**Latvia سے آنے والے ایک اور وکیل آروڈز بوگووس کس (Arvids Bugoveckis) کہتے ہیں۔:**

"پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا، جلسے میں شمولیت سے قبل جماعت احمدیہ کے متعلق زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ لیکن ان دنوں میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں نے اپنی زندگی میں آپ سے زیادہ محبت کرنے والے، مدد کرنے والے اور خدمت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے فخر کا باعث ہے اور واپس جا کر میں اپنی زندگی کے متعلق دوبارہ غور کروں گا۔"

لتھو ینیا اور لاٹو یا کے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات نو بجے ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔